بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

بے قرار دِل (قرآن حکیم کی روشنی میں)

''آسمانوں اور زمینوں کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہ غالب ہے اور باحکمت ہے''۔ (**الحشر** ۔ ۱)

''اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے بہکایا ؟''۔ (**انفطار** ۔ ۶)

جب آپ کا کوئی بڑا پیارا دوست آپ کو چھوڑ کر غیر کے پاس جانے لگے اور آپ کو اس سے بہت الفت ہو تو آپ اس کو جاتے وقت نہ جانے کا جب کہیں گے کہ شاید یہ رُک جائے۔ تو اس وقت آپ کے درد کا کوئی ترجمہ نہیں کر سکتا؟ درد کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن جو پاس کھڑا ہے وہ محسوس کر سکتا ہے کہ کیا درد ہے جس سے اس کو بلایا جا رہا ہے؟

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو پکارتا ہے، کہاں جا رہے ہو؟ کوں جا رہے ہو؟ کس کے پاس جا رہے ہو؟ کہاں پناہ پاؤ گے مجھے چھوڑ کر۔ کونسی زمین تمہارا بوجھ اُٹھائے گی۔ کونسا آسمان تمہیں چھت دے گا؟ کیوں مجھے چھوڑا؟ اس درد کی شدت کو محسوس کر کے آسمان رویا ہوگا۔ زمین کانپی ہوگی۔ سنگلاخ چٹانیں ریزہ ریزہ ہوگئی ہوں گی۔ لیکن نہیں اثر ہوا تو انسان کے پتھر دل پر اثر نہیں ہوا۔ نہیں تو اس درد کا اثر کائنات نے محسوس کیا۔ جس طرح ہم بھوک پیاس کو اپنے دل سے نہیں نکال سکتے۔ اسطرح اللہ کی طلب کوئی انسان اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔ چاہے وہ سٹیج پر ناچنے والی رقاصہ ہو۔ شراب کے نشے میں دھت شرابی ہو یا حرام کے رزق میں غرق سود خور ہو۔ چاہے پردے دار عورت ہو یا بازار کی زینت بننے والی عورت ہو۔ کسی بھی صورت میں انسان نہ اپنے اندر سے بھوک کو نکال سکتا ہے، نہ پیاس کو نکال سکتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی روپ میں کوئی بھی انسان، کوئی مرد، کوئی عورت، اپنے اندر سے اللہ کی طلب کو نہیں نکال سکتا۔ جس طرح بھوکے کو روٹی نہ ملے تو وہ بے قرار۔ پیاسے کو پانی نہ ملے تو وہ بے قرار۔ جس کو اللہ نہ ملا، اللہ کی قسم وہ ہمیشہ بے قرار رہے گا بھٹکتے ہوئے راہی کی طرح۔ اس دنیا میں آنے کا مقصد ہی اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ جسے اصلی منزل ہی بھول گئی، جسے یہ منزل نہ ملی اس جیسا بے قرار کائنات میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ چاہے آپ اسکو دیکھیں چمکتا ہوا چہرہ ہو، مسکراتے ہونٹ ہوں روشن پیشانی ہو، یہ سب بہروپ ہیں لوگوں کو دکھانے کیلیئے۔ اسکے اندر خلا ہے۔ بھیانک اندھیرے ہیں۔ خوفناک قسم کی ویرانیاں ہیں۔ جسے وہ نہیں اپنے آپ سے دور کر سکتا۔ بنانے والے نے بنایا ہی اسطرح ہے کہ مجھ سے ملو، یہ نہیں ملتا، کبھی نہیں ہو سکتا اللہ اسے چین دے دیں۔ اللہ نے گناہوں سے راحت کو نکال دیا ہے۔ لذت رکھی ہے، امتحان کیلیئے، راحت نہیں ہے، چین نہیں ہے، سکون نہیں ہے۔

دیکھنے میں نظر آتا ہے بڑے پرسکون، بڑے خوش باش، بڑے ٹھاٹھ باٹھ۔ لیکن اس کے اندر وہ آگ ہے جو گیلے درختوں کو بھی جلا کر راکھ کر دے۔ معصوم بچہ ماں کو چھوڑ دے کبھی چین نہیں پاتا، جب تک ماں کی گود نہیں پاتا۔ اللہ کو چھوڑ کر جوان ہے، بوڑھا ہے، عورت ہے، مرد ہے کوئی بھی ہے، کسی بھی روپ میں ہے۔ اگر اسے اللہ نہیں ملا تو اس جیسا قابل رحم اور کوئی نہیں ہے۔ آپ غریب کو دیکھ کر رحم کھاتے ہیں پاؤں میں جوتا نہیں، تن پر کپڑا نہیں۔ ہاں! یہ بھی قابل رحم ہے۔ لیکن اس سے بڑھ کر قابل رحم وہ ہے جو گناہوں میں مبتلا ہے، جو اللہ سے دور ہے۔ اس سے بڑا قابل رحم کوئی نہیں۔ یہ اپنے آپ کو ہر لذت میں ڈبو کے دیکھ لے۔ یہ وہاں سے بے قرار ہو کر لوٹے گا۔ ہر گناہ کی وادی میں اپنے آپ کو بھٹکا کر دیکھ لے، جس رخ کو بھی چلے گا، ہر وہ راہ جو اللہ کی طرف نہیں جاتی، ہر وہ قدم جو اللہ کی طرف نہیں اٹھتا، اسکی بے قراریوں میں اضافہ کرتا چلا جائے گا۔ یہ پچاس لاکھ روزانہ کمائے یا پچاس کڑوڑ روانہ کمائے، ان چھوٹی کوڑیوں کو کیا کرے گا؟ سونے، چاندی کی کھنک دل کے تاروں کو نہیں ہلا سکتی۔ خوبصورت نازنین روح کو سکون نہیں دے سکتی۔ یہ بڑے بڑے گھر، یہ مرتبہ، یہ اقتدار، یہ عہدے انسان کی روح پر لگے ہوئے زخم کبھی بھی مندمل نہیں کر سکتے۔ ان سب کا ایک ہی اہم مرہم ہے، ان سب کو ایک ہی جگہ قرار ہے غور سے سن لو اور یاد رکھو!!!

''یادرکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی ہوتی ہے''۔ (**الرعد** ۔ ۲۸)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ **subscribe@islamic-portal.net**

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللّٰه

www.islamic-portal.net